Registered.　　　　No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳)　　مطبوعہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ　　جلد (۲۸)

گلستان اخبارات

لدھیانہ میں ۱۶ و ۱۷ جنوری کو عمدہ بارش ہوئی۔ فصلوں کو بہت فایدہ پہنچیگا۔ **اخبار** ایڈووکیٹ انڈیا کہتا ہے کہ مہاراجہ ہولکر کی طریق کارروائی کو صاحب رزیڈنٹ ناپسند کرتے ہیں اور گورنمنٹ آف انڈیا رعایا کے فایدہ کے واسطے انتظام ریاست کے لئے ایک کونسل مقرر کرنا چاہتی ہے۔ **ہندوستان** میں خیراتی کاموں پر قحط زدگاں کی تعداد ۲۳ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ **پنجاب** یونیورسٹی قانونی مدرسہ میں درستگی کرنے والی ہے ایک علیحدہ پرنسپل ۵۰۰ روپیہ ماہوار کا رکھنا چاہتی ہے۔ **ہندوستان** سے جو والنٹیر فوج کیپ کو روانہ ہوگی اس کے ساز و سامان کی درستی کے لئے کرنل لیسٹون نے پچاس ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

راولپنڈی میں ایک خاص کمیٹی نشست کرنے والی ہے جو نہروں کی وسعت پر غور کریگی۔ **لارڈ** نارتھکوٹ گورنر بمبئی نے لندن میں ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی تجارت کو ترقی دینا ایک ضروری فرض ہے۔ **تھیوسوفیکل** سوسائٹی کے سالانہ جلسہ ادیار میں مسز اینی بسنٹ کے لکچر میں گورنر مدراس مع لیڈی صاحبہ رونق افروز تھے لیکن مسز اینی بسنٹ گم کردہ راہ اشخاص میں سے ہے۔ **سابق** اڈیٹر پنجاب ٹائمز راولپنڈی کی سزا مقدمہ لائبل میں اپیل کرنے سے بجائے ایک سال کے چھ مہینے کی رہ گئی۔ **کلکتہ** میں والنٹیر فوج کی آراستگی کے فنڈ میں مہاراجہ سر جتیندر موہن ٹیگور نے پانچ ہزار روپیہ دیا ہے۔

حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب دہلی کی طرف دورہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے حصار۔ بھوانی۔ ریواڑی۔ دہلی۔ رہتک میں قحط کے کام دیکھکر ۲۶ جنوری کو واپس آئیں گے۔ **پولیس** ہردوئی نے جن چھ دھرم سبھا والوں کا چالان بجرم بلوہ ایک ممبر آریہ سماج کے مقابلہ میں کیا تھا ان کو ایک ایک ماہ قید سخت کی سزا عدالت مسٹر اسمتھ صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر ہردوئی سے ہوگئی اس میں چودہ روز کی قید تنہائی بھی شامل ہے۔ **گورنمنٹ** ہند ایک حکم جاری کرنے والی ہے کہ جلوسی موقعہ پر کون سی پوشاک استعمال کریں اور سکرٹریٹ اور پولٹیکل وردیوں کا خاص طور پر استعمال ہو۔ **بیگم** صاحبہ بھوپال و مہاراجہ ہلکر نے بھی جنگ جنوبی افریقہ میں مدد دینا چاہی ہے۔ **ممالک** متوسطہ میں روئی کی پیداوار اس سال بہت کم ہے۔ **اس سال** کایستھ کانفرنس مونگیر میں منعقد ہوئی تھی دو ہزار سے زیادہ ڈلیگیٹ اور تماشائی موجود تھے۔ **نیشنل** کانگرس میں اگلے سال کے لئے مسٹر ہیوم جنرل سکرٹری اور مسٹر واچا جائینٹ جنرل سکرٹری مقرر ہوئے۔ **چین** کی شہنشاہ بیگم نے تمام افسروں کو حکم کیا ہے کہ اپنی ماتحت فوج کو اچھی طرح سے فوجی قواعد سکھایا کریں جس کی ماتحت سپاہ قواعد میں خراب رہیگی اس کو سخت سزا دی جائیگی۔ **کلکتہ** میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے ہوا کہتے ہیں کہ جب سے کانفرنس کی بنیاد پڑی ہے ایسا بارونق جلسہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ **ٹون** ہال بمبئی میں لارڈ سینڈ ہرسٹ صاحب کی یادگار قایم کرنے کے لئے ایک کمیٹی قایم کی گئی ہے۔ **کانپور** کے کارخانہ زین سازی میں افواج جنوبی افریقہ کے لئے زین بکثرت تیار ہو رہے تھے ۵۰۰ زین روانہ ہو چکے ہیں۔

مدراس کے ضلع تناولی میں گذشتہ فسادکی بابت میں تعزیری پولیس پانچ سال کے لئے قایم کی گئی۔ **جی۔ آئی۔ پی۔** ریلوے پر موقوف شدہ سگنلروں کی مکرر بحالی کی خبر غلط ہے لندن کے بورڈ نے کوئی سفارش نہیں کی نہ ریلوے نے موقوف شدہ لوگوں کی بحالی کا ذمہ لیا ہے۔ **مقدمہ** زہر خورانی کولہاپور کے بری شدہ ملزم مسمی فرینڈ نیز نے ارادہ کیا ہے کہ کرنل رے پولٹیکل ایجنٹ اور ریاست کولہاپور دونوں پر نالش کرے اور ترکیا تیر کی جواب دے۔ نوٹس بھی دیدیا ہے معہ عدالت اور لینے کے دینے پڑے۔ **حضور** لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی لکھنؤ سے الہ آباد تشریف لائے۔ یہاں آخر ماہ جنوری تک رونق افروز رہیں گے۔ **ریاست** نیپال نے ایک عہدہ دار ہندوستان میں اس غرض سے بھیجا ہے کہ وبائے رنڈرپسٹ کے علاج ٹیکا کا طریق معلوم کرے۔ **ریاست** مالیر کوٹلہ نے ۵۰ خچر باربرداری جنگ ٹرنسوال کے لئے نذر کئے ہیں۔ **۹ جنوری** کو متصل ریلوے سٹیشن لاہور دو بھینسے اڑتے ہوئے ٹرین کے نیچے کچلے گئے۔ ٹرین پٹڑی سے اتر ہی مگر فوراً سنبھالی گئی۔ **ڈاکٹر** جے۔ سایم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے ۱۲ جنوری سے ۳۰ دن کی رخصت لی ہے بجائے ان کے مسٹر بل کام کریں گے۔ **سرحدی** مقام کانیگورم وکنڈیلام میں دیہات دوتانی پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے ڈاکو جمع ہیں۔ فوج خبردار ہے۔ **ریاست** سرمور نے قرار دیا کہ چیف کورٹ یا ہائی کورٹ کا کوئی ایڈووکیٹ وہاں بطور حق کے قانونی پیروی نہیں کر سکتا۔ **ٹیکا صاحب** پٹیالہ کو بہادرگڑھ میں امرت چھکایا گیا اور بھوپ اندر سنگھ قرار دیا گیا۔ **کلکتہ** یونیورسٹی کا جلسہ کانووکیشن ۱۷ فروری کو ہوگا حضور والیسرائے بطور چانسلر پریسیڈنٹ جلسہ ہونگے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب ۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب دین تحصیلی کے اہ پادری پی سی اوپل صاحب
پادری جی ایل ٹھاکر داس تختا پادری جیل سنگ صاحب
پادری بی بی رائے صاحب پادری کیدار ناتھ صاحب منت

ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ عالی جناب لارڈ رابرٹس جنوبی افریقہ میں پہنچ گئے۔ لارڈ موصوف کا منصوبہ یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک الگ اور نزدیک ترین راستہ سے بلومفونٹین تک پہنچ جائیں گے۔ بوئروں کی فوجیں محصور مقامات کی حفاظت کے لئے رُکی رہیں گی اور یہہ تازہ بتازہ افواج کے ساتھ فری سٹیٹ کے دارالخلافہ پر حملہ کردیں گے۔ جو سرکاری فوجیں موجودہ حالت میں بوئروں کے مقابلہ میں مشغول ہیں ان کو نہیں چھیڑا جائیگا بلکہ وہ اپنی شجاعت اور بہادری سے برابر دشمن کو سیدھا کرنے میں کوشش کرتی رہینگی۔ لارڈ ممدوح نہایت بہادر سپہ سالار ہیں۔ کابل اور قندھار میں دلیری کے بڑے بڑے جوہر دکھا چکے ہیں۔ یقین ہے کہ لارڈ رابرٹس اپنے منصوبوں اور تدبیروں میں بالضرور کامیاب ہونگے۔ ٹرنسوال نے پریٹوریہ کے امریکن کنسل کو برٹش فوا یدکے ایپرزنٹ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ مسٹر بلفور نے ۸ جنوری کی رات کو منچسٹر میں فرمایا کہ "لیڈی سمتھ میں منصوبہ بازی کے بد قسمت نکلنے کی کچھ پروا نہیں۔ برٹش تسلط و پر بوئروں کے حملہ کرنے سے بھی خوف کی کوئی ضرورت نہیں گورنمنٹ نے اپنے جرنیلوں کو ہر طرح اجازت دے رکھی ہے اور ان کے کام میں کبھی مداخلت نہیں کی۔ یہہ جنگ افریقی سلطنت کی حفاظت کے لئے ہے اور بغیر رکھ ٹرانے کے اس کو انجام پر پہنچائیں گے اور آئندہ جنوبی افریقہ میں کسی ایسی لڑائی کا موقعہ نہ دینگے"۔ بندیسراتھ جہاز کی گرفتاری پر جو اعتراض جرمن گورنمنٹ کی طرف سے ہوا تھا اس کا جواب بھیجدیا گیا اور امید ہے کہ معاملہ باحسن وجوہ رفع دفع ہوجائیگا۔ مسٹر بلفور لیڈر پارلیمنٹ اور لارڈ لینسڈون وزیر جنگ اور لارڈ وولزلی کمانڈر انچیف میں باہم ناچاقی ہوگئی ہے اور لارڈ وولزلی صاحب کہتے ہیں کہ کل حالات ظاہر کردیں گے تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ ان کو ابتدا ہی سے بیدست وپا کر رکھا ہے اور وزارت والے جو چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں۔ بوئر لوگ بڑے شریر نکلے اپنی نیتوں کو ہمیشہ چھپائے رکھا یہاں تک کہ مردم شماری کے نقشوں میں بوئروں کی تعداد غلط بتلاتے رہے لیکن اب معلوم ہوا کہ بوئر لڑاکے اسی ہزار سے کم نہیں ہیں اور جو تعداد اب تک سرکار برٹش کو معلوم تھی وہ بالکل غلط اور نہایت کم تھی۔

توپوں میں اب تک بارود استعمال ہوتی تھی اور اس بارود کے بنانے کا کارخانہ کرکی میں قایم تھا اب یہہ بارود موقوف کی گئی اور بجائے اس کے کارڈائٹ استعمال کیا جاتا ہے جو بے دُود کی بارود ہے۔ کرکی کا کارخانہ یکم اپریل سے بند کیا جاوے گا۔ کارڈائٹ کے بنانے کا کارخانہ ولنگٹن کے متصل بنایا جاویگا جہاں موسم اور پانی کی سہولیت ہے۔

تاربرقیاں

جنرل وارن ۱۱ ہزار سپاہ سے براہ دریں بڑھے ہشتا ہے کہ کولنزو کو بوئر پھر خالی کر گئے۔ **بوئروں** نے ملکی فوج والوں سے بھی جنگ کا کام مجبور کر کے لینا شروع کیا۔ **دارالخلافہ روس** میں اعلان ہوا کہ روسی فوج کو سرحد افغانستان پر بھیجنے کا تجربہ کیا گیا اور اس میں کامیابی ہوئی طفلس سے براہ باکو خوشک تک فوج پہنچی اور آٹھ دن میں عظیم فوج بذریعہ ریلوے خوشک تک لائی جاسکتی ہے۔ **روسی** اخبار ترکستان گزٹ نے لکھا کہ روس جنگ ٹرنسوال سے پیش قدمی ہندوستان کا فایدہ نہیں اٹھائیگا۔ جرمن جہاز بندیسراتھ کے پکڑے جانے پر جرمنی کے اعتراض کا جواب بھیجدیا گیا۔ خاکی وردی والے جو جہاز کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے اٹالین ریڈکراس سوسایٹی کے ممبر نکلے۔ **ہندوستان** سے تین کور باربرداری اور کئی توپی باڑیاں جنوبی افریقہ کو بھیجی جاوینگی۔ **قیصر جرمن** نے شاہ ورٹمبرگ کو لکھا کہ جرمنی کی بحری طاقت کو بڑھانا واقعی نہایت ضروری ہے۔ **کپتان** رویٹ صاحب کو خدمات یوگنڈا کی عوض میں ڈی ایس او کا اعزاز عطا ہوا۔ **برٹش وار آفس** نے حکم دیا کہ دمدم کی گولی نہ بنے۔ **بلومفونٹین** کے سرکاری عہدہ داران پریٹوریا میں مکان لے رہے ہیں کہ اس کو خالی کرنا ہوگا۔ **بورنیو** میں غدر ہوگیا اور مغربی کنارہ کی کل آبادی انگریزی شمالی بورنیو کمپنی کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔ خلیج گیا میں تمام چینی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ گورنمنٹ کے قاصدوں کا پتہ نہیں شاید قتل کرڈالے گئے۔ سکھوں کی پلٹن اور گل کی توپیں روانہ کی گئیں ہیں۔ تمبولی اور بنگال باہم کشت وخون کر رہی ہیں۔ **جرمنی** میں جو پوسٹ کارڈ اول میں جاری ہوئے ہیں ان کے ایک گوشہ میں پریسیڈنٹ کروگر کی تصویر ہے۔ **لندن** سے شاہی والنٹیروں کا پہلا دستہ روانہ کیپ ہوگیا ہے۔ اس موقعہ پر نہایت جوش پایا جاتا تھا ہزاروں آدمیوں کا مجمع تماشائی تھا۔ بازار بالکل بند تھے۔ **والنٹیروں** کو الوداع کہنے کے لئے لارڈ میئر اور لندن کارپوریشن والے سوتھمٹن تک ہمراہ گئے۔ ۸ جنوری کو جو لیڈی سمتھ میں جنگ ہوئی اس کی خبر اب تک نہیں آئی ہر وقت انتظار ہے۔ **فوج** سفک کے کپتان براؤن زخمی ہوکر قید تھے پریٹوریہ میں مر گئے۔ **جنرل فرنچ** نے بوئروں کو آرنج ندی کے دونوں پلوں سے متحرک کر دیا ہے اور ان کے پاس مضبوط کمک پہنچ گئی ہے۔ **زار روس** نے ایک حکمنامہ میں اپنے وزیر خارجہ کی بہت تعریف لکھی ہے کہ مقاصد صلح و درستی اور کارگزاری میں دلی کوشش کرتے ہیں۔ مقاصد زار روس یہہ ہیں کہ تمام اقوام میں

طمانیت

جس قدر گناہ انسان کو بے چین خوفناک اور نا امید کرتا ہے ضرور ہے کہ جب گناہ سے بریت انسان کو حاصل ہو اور نجات کی امید سے اس کا دل آس اور تسلی سے تازہ ہو تو اسی قدر اس کے دل کو اطمینان بھی حاصل ہو جاتا ہے جو مذہب انسان کے دل پر ایسی تاثیر نہیں کرتا وہ کسی خوبی سے سچا ٹھہرائے جانیکے لایق نہیں ہو سکتا۔

ہندو۔ سکھ اور مسلمان مذاہب میں یہہ بات بالکل پائی نہیں جاتی۔ ہندو اور سکھ تو نجات کا دار و مدار نیک کرم یا سب کرم پر مانتے ہیں اور جب یہہ نہ ہو سکے تو ان کے نزدیک آواگون کی ایک لاکھ چوراسی ہزار جونیاں ایک ایک کے لئے تیار ہیں کہ جس کے جھگڑے سے پاپی پرش کو جُگوں اپنا پیچھا چھڑانا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس میں کوئی وجہہ گناہ سے بریت اور دلی تسلی اور اطمینان کی نہیں ہے۔

مسلمان مذہب میں اعمال حسنہ کو موجب نجات تصور کیا جاتا ہے اگر اعمال نیک ہوں تو مستوجب سزا اور عتاب الٰہی کے ٹھہریں گے۔ اور بریں ہمہ یہہ بھی ایک آیت قرآن میں پائی جاتی ہے کہ تمام مسلمان ایک دفعہ دوزخ میں جاویں گے اور بعد اس کے وہاں سے نکلکر شفاعت نبی سے بہشت میں جاویں گے بموجب اعمال درجے پاویں گے اس تعلیم میں کوئی تسلی تشفی پائی نہیں جاتی بلکہ یہہ تعلیم گنہگار کو زیادہ خوف دلانے والی ہے۔

مسیحی مذہب صرف دنیا میں ایک ہے جو گنہگار کو گناہ کی سزا اور آلایش سے بچاتا ہے اور نیز اس کے بچاؤ کے لئے چشمہ حیات کو جاری کرکے اس دنیا میں پاکیزگی کے کام کو جاری کرتا ہے اور گنہگار کے دل کو جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاوے پاک و صاف کرکے گناہ سے بری اور طمانیت بخش بناتا ہے۔

اس لئے اب تمام گنہگاروں کو مژدہ عام ہے ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر لیلو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیون میں آرام پاؤ گے۔ کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔

راقـــــــم

جے۔ ایس

مولانا صفدر علی صاحب مرحوم

مرحبا۔ ای آسمان کے مقدسو بیشک آپ لوگوں نے بڑی خوشی سے یہہ آواز بلند کی ہوگی کہ مرحبا آج ۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کو طالب اپنے مطلوب سے قدم بوس ہوا اور بیشک آسمانی دفتر میں یہہ مذکور ہوا ہوگا پھر میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی جو مجھ سے کہتی تھی کہ لکھ مبارک وہ مردے ہیں جو خداوند میں ہوکے اب سے مرتے ہیں جو روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور ان کے اعمال ان کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ ہاں ای خداوند الٰہنا تجھے پسند آیا کہ اپنے فضل سے اپنے بندہ کو ابدی آرام میں داخل کرے۔ ہاں تیرا بندہ تیرے فضل سے مرتضیٰ ہوا جس بات کا وہ مرتکب تھا۔ آہ میں اپنے عزیز اُستاد کا کیا مرثیہ تحریر کروں۔ اپنے پیارے ناظرین کے سامنے بجز کلام الٰہی کے جیسا کہ اسرائیل کے شاہ یہواس نے فرمایا اور رویا مقدس الیشع نبی کے منھہ پر ہاں شاہ رویا اور بولا ای میرے باپ ای میرے باپ اسرائیل کے رکب و راکب ہاں بندہ نے دو تین ہفتہ گذرے کہ اسی آیت پر وعظ کیا مجیٹھے کے چیپل میں اور اپنے بزرگ مرحوم صفدر علی صاحب کا نام لیا کہ ایسے بزرگوں کا ہمارے درمیان سے اُٹھ جانا ہمارے لئے ایک عبرت و سزا بھی ہے کیونکہ قوم کے بزرگ و مقدس لوگ اپنی قوم کی برکت اور خدا کے فضل کے باعث ہوتے ہیں۔ آہ میرے دونوں بزرگ جو کہ ہندوستان میں مقدس پکارے جاتے ہیں۔ مرتضیٰ آسمان ہوئے۔ اول ہنوز ہمارے دھرم باپ نیلکنٹھ نحمایا گورے کا رنج دل سے نہ گیا اور نہ مٹا تھا کہ یکایک دوسرے بزرگ اُستاد مولانا صفدر علی چل بسے جو دونوں نے یعنے بندہ اور بزرگ مذکور نے بذات نحمایا گورے صاحب سے ہم دونوں بذریعہ روح پاک کے تسلی پاکے ایک ساتھ ایک ہی دن مقدس تثلیث کے نام پر بپتسمہ پایا تھا سنہ ۱۸۶۴ء ماہ دسمبر ۲۵ تاریخ روز تولد خداوند کے اور ہم دونوں کے دھرم باپ جناب بزرگ مرحوم پنڈت نحمایا گورے صاحب ہوئے تھے۔ آہ ہندوستان تو ان دونوں بزرگ مقدسوں سے سُتا ہو گیا۔ ای خداوند تیرا ترکش بھرا ہوا ہے جلد اور ایسے بزرگوں کو پیدا کرکے مبعوث کر تاکہ ہم کو تسلی ہو۔ کیا فقط اسی قدر آپ کی تسلی تھی جیسا کہ حضرت یعقوب کے۔ پیدائش ۴۵: ۲۸ کے مطابق۔ اور اسرائیل بولا یہہ بس ہے کہ میرا بیٹا یوسف اب تک جیتا ہے میں جاؤنگا اور پیشتر اس سے کہ میں مروں۔ اُسے دیکھونگا۔ جو وقت بندہ جبلپور میں تھا اور آپ کا پہلا بیٹا پیدا ہوا تو آپ نے اس کا نام یوسف رکھا اور بندہ کو اس کا دھرم باپ مقرر کیا بندہ نے آپ سے استفسار کیا کہ آپ نے اپنے پہلے بیٹے کا نام یوسف کس مطلب سے رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا مطلب خاص یہہ ہے کہ یہہ فرزند اپنے اور سب بھائیوں کو اپنے پاس جمع کریگا اور یوسف کے

ٹھیک یہی معنے ہیں۔ خیر بندہ سے ہمیشہ خط وکتابت ہوتی رہتی تھی جبکہ یوسف صفدر علی نایب تحصیلدار ہوا اُس وقت خبر دی آپ نے اب کی دفعہ جبکہ لڑکے کو منصف کا عہدہ خداوند نے عنایت فرمایا تو ایسی جلد طیاری آپ نے یوسف حقیقی کے دیکھنے کی مشتاقی بھائی یعنے اپنے ایمان کا کامل نتیجہ پاکر ضرور آپ نے یہہ فرمایا ہوگا کہ اَے پیارے خداوند یہہ میرے لئے بس وکافی ہو کہ اب یوسف صفدر علی اپنے سب بھائیوں کو اپنے پاس جمع کریگا اور مجھے جسمانی تکلیف سے آزاد کر کیونکہ آپ دو تین برس سے جسمی تکلیف سے سخت تکلیف میں تھے اس میں شک نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ بندہ کو سب حال لکھا کرتے تھے۔ لیکن پورے اور کامل عاشق اللہ تھے۔ آپ کے پچھلے دو خط آئے تھے اوّل میں بندہ کے تمام بیٹے وبیٹیوں کے نام وعمر اور کہ ہر ایک کہاں اور کس جگہہ میں ہیں وغیرہ اور آپ نے یہہ تحریر فرمایا کہ ہماری آپس کی یگانگت بنی رہے یہہ اپنی اور بندہ کی اولاد کی یگانگت کا انتظام تھا۔ دوسرا خط ۲۵ اگست ۱۸۹۹ء کا ہو اور جس سے معلوم ہوتا ہو کہ دینی کام وخدمت کی کہاں تک آپ میں غیرت ومحبت تھی۔ چنانچہ آخری خط آپ کا یہہ ہو جو کہ بندہ کو تحریر فرمایا تھا۔ سلام امید کہ آپ بخیریت ہونگے ضروری کام یہہ ہو کہ میں پنجاب کے ایسے سب اُردو اخباروں اور ماہواری رسالوں کو جاننے چاہتا ہوں جو کہ مسیحی مذہب کے برخلاف لکھا کرتے ہیں آپ ان کے نام اور مضمون اور قیمت مع محصول سالیانہ اور کہاں بھیجنا اور کس کے نام۔ جس قدر نام اور نشان آپ کو معلوم ہیں لکھکے بھیجیے۔ ان کے سوا نیاز نامہ کا جواب جو مولوی محمد علی صاحب نے کانپور سے لکھا تھا اس کا نام اور قیمت بھی اور پتہ بھی لکھئے۔ بلکہ آپ کے پاس موجود ہو تو بھیج دیجئے پیچھے واپس کر دونگا۔ تندرستی میری زیادہ خراب اور پیری وبیماری بڑھتی جاتی ہو۔ زیادہ سلام بندہ صفدر علی از بھنڈارہ ۲۵ اگست ۱۸۹۹ء آہ جس وقت بندہ خط مذکورہ ختم کرچکا تو قلم بند ہوگئی اور آنسو جاری اور حلق بند ہوگیا اور یہی یاد آیا کہ قلم خود سیاہ آنسو دل سے میرے ساتھہ ہی روتا جاتا ہو اور نہیں لکھہ سکتا ہوں پھر تحریر کروں گا چنانچہ اس روز بندہ ایک سطر بھی نہ لکھہ سکا۔ آہ میرے عزیز بزرگ کیا ہم دونوں کی آپس کی محبت یونتن اور حضرت داؤد کی مانند نہ تھی۔ ہاں اس بزرگ کی ونیز بندہ کی بڑی مشتاقی یہہ تھی کہ اس دنیا میں ایک دفعہ آخری ملاقات ہووے۔ پر زندگی نے وفا نہ کیا۔ بندہ ہمیشہ یہہ جواب تحریر کیا کرتا تھا۔ کہ اچھا اَے میرے بزرگوار اگرچہ اس دنیا میں نہ ہووے تو خیر لیکن اس دنیا میں جو آنے والی ہو ملیں گے تو پھر کبھی جدا نہ ہونگے۔ ہاں اَے پیارے بزرگ بپتسمہ کے وقت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے بندہ تیار تھا جبکہ آپ نے آخری خط بپتسمہ لینے کے واسطے تحریر فرمایا تھا کہ میں بپتسمہ لینے کو تیار ہوں یہہ خط آپ نے لکھکر ڈاکخانہ کو روانہ کیا تھا کہ چٹھی رسان نے بندہ کا خط دیا اور جبکہ بندہ کے خط کا مضمون پڑھ چکے تو فوراً آپ اُسی وقت دوسرا خط تحریر فرماتے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ میں اول تیار ہوں لیکن مجھ سے پہلے آپ تیار ہیں اور یہہ آیت آپ نے ارقام فرمائی کہ پہلے پچھلے اور پچھلے پہلے۔ ہاں اَے پیارے بزرگ پھر بھی آپ اوّل ہی رہے۔ خداوند کی حضوری وخدمت ورفاقت میں داخل ہونے کے لئے۔ مبارک مبارک مبارک مرحبا آسمان کے مقدسوں نے پکارا ہوگا جو ہمارے منتظر ہیں۔ اچھا اَے بزرگوار ہم بھی ہمیشہ ہر دم تیار ہیں جیتے ہیں تو اسی خداوند کے لئے اور مرتے ہیں تو اسی کے لئے۔ امید کامل ہو جو کہ روح القدس سے ہوئی ہو ایک دن ضرور ملاقی ہونگے کہ پھر کبھی جدا نہ ہونگے۔ آہ میرے بزرگ ایسی جلد تیاری ابھی ۲۵ اگست ۹۹ء کو اس مضمون کا خط اور یکم ستمبر کو آصف مسیح صاحب کلکتہ سے نورافشاں میں آپکے بڑے صاحبزادہ کی سرفرازی کی خبر درج فرماتے ہیں۔ اور اسی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو ہمارے بزرگ ڈی۔ ڈی عماد الدین لاہز صاحب وفات مبارک کی خبر دیتے ہیں۔ اور ۲۷ اکتوبر ۹۹ء کو احمد شاہ شایق ایک نوحہ کی خبر سُناتے ہیں۔ اور ۳ نومبر ۹۹ء کو پادری کیدار ناتھ صاحب قطعہ تاریخ عرض کرتے ہیں۔ خیر اَے پیارے خداوند جلد اپنے مقدسوں کا شمار پورا کر اور جلد آ اپنی دلہن کے لینے کو۔ اَے خداوند تیرا شکر ہو کہ تو نے ہماری تھوڑی سی زندگی مقرر کی ہو۔ تاکہ ہم جلد تیرے پاس پہنچیں اب اَے خداوند یہی دعا ہو کہ ان پس ماندگاں پر اپنی خاص برکت اور تسلی دل روح پاک کی نازل فرما۔ اور اس خاندان کا خاص نظم ونسق کا کرنے والا ہو جب تک تیرے مقدسوں کا شمار پورا نہ ہولے آمین ثم آمین۔ کاشکہ جیسا ہمارے پیارے بھائی نے یعنے احمد شاہ شایق صاحب نے تحریر فرمایا ہو کچھ انتظام ہووے۔ اور نیز بندہ بزرگ مرحوم کی سوانح عمری کے لئے مضمون دیگا۔ یعنے اس وقت سے لیکر جب سے بندہ قصبہ سہورا کا مدرسہ چھوڑکر آپ کے پاس قران وحدیث پڑھنے گیا تھا وہ اپنا ٹھیک اڈریس بندہ کو لکھہ بھیجیں تو سب کچھ لکھکر روانہ کر دونگا۔ زیادہ شکر وصبر ۔

راقم

قاسم خاں نحمایاء
چرچ مشن مجیٹھہ
امرتسر

مسٹر جارج سالومن لوئیس ڈسٹرکٹ جج

انبالہ

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا
کہ جس کے عوض وہ رُلانے لگا

ناظرین مسٹر جارج سالومن لوئس ڈسٹرکٹ جج کی وفات پُر ملال کی خبر تو سُن ہی چکے ہیں۔ اب ہم آپ کی زندگی کا مختصر بیان بھی خدمت میں پیش کئے دیتے ہیں تاکہ ناظرین کو آگاہی اور تسلی ہو۔ وہو ہذا ؛

یہہ ستارہ جو چھبیسویں دسمبر سنہ۱۸۹۹ء کے ابتدائی بیسویں سنٹ میں غروب ہوگیا۔ یعنے چھبیسویں دن کے ابھی ۱۹ منٹ گذرے تھے بیسویں سنٹ میں چھپ گیا۔ جس کی روشنی کی کرنوں کا اب ہمارے دلوں میں خیال ہی خیال رہ گیا ہے۔ ۱۵ مارچ سنہ۱۸۴۹ء منگل کے روز شہر جالندھر میں نمودار ہوا تھا۔ آپ کے خوش نصیب والد بزرگ کا نام جے۔ بی۔ لوئیس تھا۔ آپ ابھی کسی قابل نہ ہوئے تھے نہ اپنی بلند اقبالی کے ثبوت اپنے والد کے روبرو پیش کرنے پائے تھے کہ آپ کا والد خاندان کو ناتمام حالت میں چھوڑ کر بقا کا مسافر ہوگیا۔ پر آپ نہ ایسے نابالغ تھے کہ والد کی جدائی کے صدمے کو محسوس نہ کرتے اور نہ ایسے بالغ تھے کہ خاندان کو جس میں دو بھائی اور ایک بہن اور ایک والدہ شامل تھیں سنبھال لیتے پر اگرچہ اس حالت میں کچھ نہ کر سکتے تھے تو بھی جو کچھ اس وقت کر سکتے تھے۔ جلد کرنے پر مجبور ہوگئے۔ طبیعت اور ذہن تو الٰہی داد تھی ہی آپ نے میدان تعلیم میں بڑھ بڑھ کر قدم مارنے شروع کئے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپ سنہ۱۸۶۷ء میں میدانِ تعلیم سے گوئے سبقت لے نکلے۔ یعنے۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس وقت تک آپ ابھی بیس برس کی عمر تک نہ پہنچے تھے ؛

اب ایک طرف تو آپ علم کا علم ہاتھ میں لئے کھڑے تھے دوسری طرف زمانہ کی ضرورت آپ کی قدم بوسی کرتی تھی۔ تیسری طرف خدا آپ کے سر پر برکتوں کا تاج رکھکر مسیحی صداقت کا پیراہن پہنکر اپنے جلال کے لئے دنیا کے روبرو آپ کو پیش کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے ممکن نہ تھا کہ زمانہ آپ کی ترقی کی رفتار کو روک سکتا۔ بی۔ اے۔ کی ڈگری پیچھے ہاتھ آئی کہ آپ کے قدم مشن سکول لاہور کی معلمی پر جمے۔ اور یہہ بات سنہ۱۸۶۸ء سے سنہ۱۸۶۹ء کی ہے۔ اور ابھی مشن سکول میں معلمی کرتے ہوئے تین ماہ منقضی نہ ہوئے تھے کہ جھٹ پٹ لاہور نارمل سکول کی ہیڈ ماسٹرشپ نے آپ کے لئے پیغام بھیجا۔ اس وجہہ آپ سنہ۱۸۶۹ء کے پہلے حصے میں مشن سکول سے علیحدہ ہوکر لاہور نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوگئے اور سنہ۱۸۷۰ء کے آخر تک رہے ؛

نارمل سکول میں قریب ایک سال گذرا تھا۔ کہ ترقی کا تیسرا قدم ای۔ اے۔ سی کے عہدے پر پڑا اور ہیڈ ماسٹر شپ سے اُٹھتے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوگئے۔ اور جب آپ ای۔ اے۔ سی۔ ہوگئے تو سنہ۱۸۷۱ء کے پہلے تین ماہ آپ کو امرتسر میں اس عہدے کا کام انجام دینا پڑا۔ ابھی امرتسر کی ضرورت آپ سے رفع نہ ہوئی تھی کہ سنہ۱۸۷۱ء کے آخر میں آپ کی تبدیلی جھنگ کی ہوگئی اور وہاں پر آپ قریب ۹ برس تک مسیحی زندگی کے جوہر نمایاں کرتے رہے و سنہ۱۸۸۰ء کے آخر میں آپ کی تبدیلی لودیانہ کی ہوگئی۔ لیکن اس وقت لودیانہ میں چند مہینے رہنے کا اتفاق ہوا۔ ہاں ابھی چند ماہ ہی لودیانہ میں بسر ہوئے تھے فوراً امرتسر سے سنہ۱۸۸۱ء کے آخر میں سمال کاز کورٹ کی عدالت نے اپنا جج ہونے کی آپ کو دعوت دی۔ اس وجہہ سے آپ سنہ۸۱ء کے آخر میں امرتسر میں تشریف لے گئے۔ اور سنہ۱۸۹۳ء کے آخری حصے کے شروع تک وہیں رہے

مشکلات پر غلبہ پایا

سنہ۱۸۸۱ء میں امرتسر کے اضلاع میں اور امرتسر میں بڑی شدت کی بارش ہوئی۔ ایسی کہ کوؤں میں پانی بہت اوپر چڑھ آیا اور گاؤں وغیرہ میں اور امرتسر میں بھی بہت سے مکانات کا نقصان ہوا۔ اور جب بارشیں بند ہوئیں تو امرتسر میں اور گرد نواح میں سخت ہیضہ پھوٹ نکلا۔ ہر روز ہزاروں جانیں موت کا شکار ہوتی تھیں اور سینکڑوں جان بچانے کے خوف سے فرار ہوتے تھے۔ سینکڑوں جنازے گھروں میں رہتے تھے۔ کہ کوئی نہ تھا جو لاشوں کو دفن کرے۔ اس وجہہ سے سرکاری انتظام بھی امرتسر میں بہت زوروں پر تھا تاکہ یہہ الٰہی تازیانہ برسنا بند ہو جائے۔ لیکن جس قدر صفائی وغیرہ کی جاتی تھی یہہ تلوار الٰہی زیادہ گلے کاٹتی تھی بہیترے سرکاری ملازم اس کا شکار ہوئے۔ بہتیروں نے تبدیلیاں کرائیں۔ بہتیرے ملازمت چھوڑ کر جان لیکر بھاگے۔ لیکن آپ کی مستقل طبیعت نے کچھ بھی جنبش نہ کھائی۔ موت کے مقابل رغبت کے ساتھ جان پر کھیل جانے کو تیار تھے۔ لیکن قدم امرتسر سے باہر نکالنا آپ کے لئے باعث شرم تھا آخرکار آپ پر اور آپ کی ہمشیرہ پر ہیضہ نے وار کر ہی دیا۔ پر وقت سے پیشتر جناب ہیضہ صاحب منہہ کی کھاکر رخصت ہوا اور آپ نور کی مانند وہاں پر چمکتے رہے آپ کے پہلے دورے کے آخری قدم کا وار یوں خالی گیا اور خدا نے آپ کو بچایا اور اس کے بعد آپ سنہ۱۸۹۳ء کے آخری حصہ کے پہلے حصہ تک امرتسر میں رہے ؛

لاہور کا ہیڈ ماسٹر لاہور سمال کاز کورٹ کا جج

سنہ۱۸۹۳ء کے آخر میں

آپ کو لاہور کی ضرورت نے طلب کیا اور آپ نے امرتسر سے اپنا خیمہ اٹھا کر لاہور میں جا لگایا۔ اور لاہور کی ضرورت نے امرتسر کی تقلید میں آپ کو سمال کاز کورٹ کے جج کی کرسی پر بٹھلا دیا اور آپ سنہ ۱۸۸۰ء کے درمیان تک اسی کرسی پر خدا کا جلال ظاہر کرتے رہے ؛

سنہ ۱۸۸۸ء کے پچھلے حصہ میں آپ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کے عہدے پر مامور ہوئے۔ اور سنہ ۱۸۸۹ء تک آپ کا یہی عہدہ رہا۔ پر چونکہ آپ کی طبیعت ہی کچھ تو کام سے مانوس تھی اور کچھ کام کی زیادتی تھی۔ اس وجہ سے آپ کی خدمت کا تیسرا قدم بھی جسم کی کمزوری کے ساتھ اٹھا اور آپ کے دہنے ہاتھ نے کام سے جواب دیا۔ اور آپ کو ایک سال کی رخصت لینی پڑی۔ یعنے سنہ ۱۸۸۹ء سے سنہ ۱۸۹۰ء کے پہلے حصہ میں آپ رخصت پر رہے پر بھی چمک میں کمی نہ ہوئی ؛

سنہ ۱۸۹۰ء کے آخری حصہ میں آپ کو لودیانہ کے ضلع کی ضرورت نے اپنی طرف کھینچا اور آپ کے لئے لودیانہ میں جو کچھ اعلیٰ ہدیہ تھا وہی پیش ہوا۔ اور آپ نے بھی لودیانہ کی ضرورت کی دل شکنی کرنی مناسب نہ جانی۔ اس وجہ سے وہ نذر آپ نے بڑی شکرگزاری کے ساتھ منظور فرمائی اور آپ لودیانہ میں ڈسٹرکٹ جج ہو گئے اور آپ اسی کرسی پر اسی جگہہ میں رونق افروز رہے تاوقتیکہ سنہ ۱۸۹۵ء کا پہلا حصہ تمام نہ ہوا ؛

سنہ ۱۸۹۵ء کے آخر میں آپ کی تبدیلی مذکورہ بالا عہدے پر انبالہ شہر کی ہو گئی۔ یہہ وہی جگہہ ہے جس جگہہ سے آپ آسمان کا سفر کر گئے اور اس جگہہ آپ برائے نام تو ڈسٹرکٹ جج تھے پر کام ڈویژنل اور سشن جج کا کرتے رہے اور اسی عہدے کے کام کی بجا آوری جن جن جگہوں میں آپ سے بجالائی گئی وہ یہہ ہیں انبالہ چھاؤنی۔ ملتان۔ لاہور۔ امرتسر۔ جہلم۔ دہلی ؛

دہلی سے آپ ۳ ماہ کی رخصت میں انبالہ شہر میں تشریف لائے۔ کیونکہ آپکے بال بچے اسی جگہہ رہتے تھے آتے ہی اپنے گھر کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ ابھی ایک ماہ رخصت کا تمام ہونے نہ پایا تھا کہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء کی شام کو جو اتوار کا روز تھا آپ بائسکل پر سوار ہو کر تفریح طبع کے لئے گھر سے گئے۔ اس روز گھر سے باہر جانیکا باعث یہہ تھا کہ آپکو فرصت ہی اسی روز ہوئی تھی۔ اس سے دس بارہ روز پیشتر آپ کا چھوٹا صاحبزادہ نمونیہ کے باعث سخت بیمار ہو گیا تھا۔ آپ اور آپ کی میم صاحبہ رات و دن اس کی خبرداری کرتے تھے اور دعا پر دعا کرتے تھے۔ خدا نے ان کی سن لی تھی اور اس بچے کو صحت بخشی تھی۔ بس ابھی یعنے اسی اتوار کے روز آپ کو اور آپ کی میم صاحبہ کو بچے کی سلامتی کا یقین ہوا تھا۔ اس وجہہ سے فرصت پا کر آپ تفریح طبع کے لئے گئے۔ اور آتے ہی آپ نے اپنے خاندان کے ساتھ کچھ کھانا کھایا اور بیمار ہو گئے۔ ابتدا میں آپ کے بدن میں سخت درد اور تشنج اور توڑ پیدا ہوئی اور ساتھ ہی بخار آموجود ہوا۔ وہ حالت آپ کی سخت بیقراری کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب بلایا گیا اور علاج معالجہ شروع ہوا۔ تیسرے دن آپ کو قدرے آرام ہو گیا۔ چند گھنٹے تک پلٹس وغیرہ جو پسلی کے درد کو دور کرنے کے لئے لگائی جاتی تھی بند کی تھی کہ درد دہنی پسلی میں جا رہا یعنے بغل کے نیچے پر شروع میں گردے کے قریب تھا اور اسی دن کی رات کو قریب ایک بجے کے دو دفعہ کھانسی کے ساتھ خون آیا۔ اور انہوں نے وہ تھوک جس میں خون کی آمیزش تھی دیکھا۔ اور آپ نے مجھے فرمایا کہ دیکھئے میری چھاتی سے خون آیا ہے اس پر آپ کو کہا گیا کہ آپ مت گھبراویں ممکن ہو کہ گلے سے آیا ہو پر آپ کو اسی وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب میرے چلنے کا وقت قریب ہے۔ اور چونکہ گھرانے کے سب حاضرین کو ڈاکٹر کی طرف سے آپ سے بات چیت کرنے کی ممانعت تھی۔ کوئی آپ سے بات نہ کر سکتا تھا۔ بلکہ ہر ایک یہہ چاہتا تھا کہ آپ کسی نہ کسی طرح سے قدرے آرام کریں۔ اس وجہہ نہ تو مسز لوئس اور نہ آپ کی صاحبزادی اور نہ آپ کی مدران لا کچھ بات کر سکیں صبح کو ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور تشخیص سے معلوم ہوا کہ آپ کو نمونیہ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت برانڈی وغیرہ ادویات برائے طاقت اور گرمی کے آپ کو پلادیں بس پھر آپ ہوش میں نہ آئے پر ابھی بیہوشی آپ پر غالب نہ آئی تھی کہ آپ نے مسز لوئس کو فرمایا کہ میری والدہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو بلاؤ اور دونوں لڑکوں کو جو کہ لاہور میں تھے بلاؤ اور دونوں بھائیوں کو بھی بلاؤ تا کہ میں اُن کو مل لوں۔ اسیوقت مسز لوئس اور مس لوئس صاحبہ نے خطوط کے ذریعہ سے سب کو اطلاع دی۔ اور تمام عزیز آپ کی ہوش میں ہی آ گئے۔ اور آپ نے سب کو پہچانا پر بات کسی سے نہ کی۔ اس کے بعد تین دن تک آپ بیہوش رہے آخرکار ۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کی رات کے ۱۰ منٹ گزرنے پر آپ کی دنیوی زندگی کا ستارہ غروب ہو گیا۔ اور آپ مسز لوئس صاحبہ کو جنکی عمر اب ۳۳ سال کی ہے بیوہ کا خطاب دے گئے۔ اور اپنے عزیز و اقارب کو اپنی جدائی کا سخت صدمہ پہنچا گئے۔ اور کلیسائے پنجاب کی رونق اور فخر کو کچھ عرصہ کے لئے افسوس و غم کے لباس میں ملبوس کر کے چھوڑ گئے۔ ناظرین آپ خدا سے دعا کریں کہ خدا آپ کے عزیزوں کو تسلی بخشے ؛

آپ کا کفن دفن موّرخہ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو ہوا اور جو کچھ اس وقت کیفیت تھی وہ نور افشاں کے اڈیٹر پر مخفی نہیں۔ اور جو کچھ آپ کی مذہبی زندگی تھی اس سے ناظرین

بے خبر نہ ہو نگے۔ اس وجہ سے ہم ان دونوں پہلوؤں کو کسی لایق شخص کی قلم کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ پر ہم اپنی رائے بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مسٹر لوئس پنجاب میں ایک ہی شخص تھا کہ جس کی زندگی میں حکومت اور مذہب برابر وزن رکھتے تھے۔ اب ہم مسیحی ماؤں کی گود کو دیکھیں اور دریافت کریں کہ کون سی نیک بخت ماں سٹر لوئس ثانی کو اپنی گود میں کھلا رہی ہو اور کونسا لڑکا یا جوان جج لوئس کی لیاقت اور مسیحیت کو جو وہ حقیقت میں دوسرے کے لئے چھوڑ گئے ہیں اپنی بنا کر ملک پنجاب کی خوش نصیبی کا وسیلہ ہوگا۔ ای کاشکہ ہر ایک مسیحی ماں کی گود میں نہ ایک سٹر لوئس کھیلتا ہو بلکہ ہر ایک ماں کی گود میں سٹر لوئس ثانی پرورش پاتا ہو۔ زیادہ آداب ٭

راقم

غلام مسیح۔ انبالہ شہر

بنوں مشن

خوشی کی خبر ہے کہ بنوں کی کلیسیا نے اپنی فراخدلی سے راجپوتانہ کے قحط زدہ بھائیوں کے لئے مبلغ ساٹھ روپیہ چندہ کرکے ارسال کئے۔ اگرچہ یہاں کی کلیسیا میں تقریباً دس ہی آدمی ہیں دوسری کلیسیاؤں اس کی تقلید کرنے میں سُست نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہی وقت ہمارے مسیح سے محبت ظاہر کرنے کا ہے ٭

مشن ہائی سکول بنوں کی کھیلوں کا سالانہ جلسہ یہہ جلسہ عموماً بڑے دن کے قریب ہوا کرتا ہے۔ اس سال یہہ ٢٣ دسمبر کو ہوا۔ لیکن اس دفعہ بڑی دھوم دھام اور رونق سے ہوا۔ میدان پہلے ہی سے ریتوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا اور ہر طرح کا بندوبست ہیڈ ماسٹر صاحب سٹر نجمن کے حسن انتظام سے خاطر خواہ بلکہ عمدہ تھا۔ جنرل ڈالیس صاحب کی ہزلی سے دوسری پلٹن کا باجہ بھی حاضر تھا۔ تماشہ ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ لیکن لوگوں کا ہجوم پہلے ہی سے اس قدر تھا کہ چاروں طرف خلقت کی دیوار دکھائی دیتی تھی۔ ایک طرف انگریز صاحبان اور میم صاحبان بھی رونق افروز تھیں۔ تقریباً تیئس کھیلیں ہوئیں۔ لڑکوں نے طرح طرح کی دوڑوں۔ چھلانگوں اور کرتبوں سے لوگوں کو خوش کیا۔ ڈیڑھ بجے کھیلوں کا خاتمہ ہوا۔ اور جنرل ڈالیس صاحب کی میم صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے ٭

یہہ سب کچھ ڈاکٹر پینل صاحب کی مہربانی سے ہوا۔ جو کہ سکول میں بھی ہسپتال سے کچھ کم شوق ظاہر نہیں کرتے۔ اور لڑکوں کی صحت قایم رکھنے اور کسی نہ کسی طرح کا فائدہ پہنچانے میں بھی ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور لڑکے بھی ان کو دل سے چاہتے ہیں۔ اور تقریباً تمام بنوں کے لوگ اُن کے مداح ہیں ٭

خدا کرے کہ یہہ سکول تمام فرانٹیر کے لئے علم کا سرچشمہ ہو اور اس کی دھاریں افغانستان اور ہندوستان کو سیراب و شاداب کریں ٭

الراقم

عتیق اللہ

لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ٣١۔ ہندو ٨۔ کل ٣٩ ٭
تعداد اموات " ١٩ ۔ " ١٣۔ کل ٣٢ ٭
از ابتدائے ٦ جنوری سنہ ١٩٠٠ء لغایت ١٣ جنوری سنہ ١٩٠٠ء

مسیح کی تعلیم

بقیہ بارھواں باب

مسیح کی تعلیم کلیسیا کی بابت

(٧) پھر مسیح کی حضوری سے کلیسیا آدمیوں کے پاس بھی قوت اور اختیار رکھتی ہے۔ متی ٢٨: ١٨ میں یوں لکھا ہے کہ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں جو کچھ تم زمین پر باندھوگے آسمان پر باندھا جائیگا۔ اور جو کچھ تم زمین پر کھولوگے آسمان پر کھولا جائیگا“ یعنے مسیح کی کلیسیا کے انتظام اور قوانین میں ایسی ہدایت دی جائے کہ آسمان میں خدا ان کو منظور کرکے الہی حکومت کرنے کی قدرت بخشیگا اور پھر (یوحنا ٢٠: ٢٣) میں لکھا ہے کہ ”جن کے گناہوں کو تم بخشو ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں جنہیں تم نہ بخشوگے نہ بخشے جایئں گے“۔ اس آیت سے یہہ مطلب ہے کہ کلیسیا خواہ مسیح کے شاگردوں کی جماعت جب وہ آسمان کی بادشاہت کا دروازہ بند کرتی اور کھولتی ہے اور معافی کا یقین آدمیوں کو دیتی یا اس کے برعکس آدمیوں کو بتلاتی کہ ان کے گناہ ان کے ساتھ رہیں گے۔ ان سب بھاری کاموں میں خدا اس کی ہدایت کرکے کہ وہ غلطیوں سے آزاد رہے اس کے فیصلوں کو قبول کرتا ہے۔ پہلے پہل یہہ عجیب اختیار صرف پطرس کو دیا گیا۔ جیسا لکھا ہے کہ ”میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا“ (متی ١٦: ١٩) لیکن متی ١٨: ١٨ اور یوحنا ٢٠: ٢٣ اور لوقا ٢٤: ٣٣۔ ٤٩ کو دیکھو اور معلوم ہوگا کہ ساری کلیسیا کو یہہ اختیار دیا گیا۔ لہذا مسیح کی تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلیسیا الہی جماعت ہے جس کو مسیح روح کے وسیلہ

اپنی حضوری سے سنبھالتا ہی اور خدا کی بادشاہت کے معاملوں کی بابت قدرت اور اختیار بخشتا ہی ۞

بہت سے لوگ اس تعلیم سے حیرت انگیز ہونگے اور ان کے اعتقاد میں پریشانی ہوگی اس خیال سے کہ آیا ان دنوں میں جماعتیں ایسا اختیار رکھتی ہیں کہ نہیں وہ کہیں گے کہ مسیح کا وعدہ کلیسیا کے درمیان نہیں پایا جاتا ہی۔ بیشک مسیح کی اصلی کلیسیا اور موجودہ کلیسیا میں فرق بہت نظر آتا ہی لیکن اس فرق کو دور کرنے کے لئے مناسب نہیں ہی کہ ہم مسیح کی موعود برکتوں سے درگذر کریں۔ بعض لوگ ہیں جو ان وعدوں کے مطلب کو گھٹا دیتے یا چھوڑ دیتے ہیں لیکن ایسا کرنا نامناسب ہی۔ اور اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اگر مسیح اتنی ممبری اور یقین کے ساتھ یہہ عظیم وعدے بخشتا ہی تو کلیسیا ہر طرح کی حالت میں انہیں حاصل کرتی ہی۔ صرف جو مسیح کے نام سے جمع ہوتے ہیں اور صرف کہ روح کو قبول کرتے ہیں ان کو حاصل ہوتے ہیں۔ اگر یہہ خاصیت اور روحانی شرائط کلیسیا میں نہ پائی جاویں تو حقیقت میں وہ یہی جماعت نہیں ہی جس کا بیان مسیح نے کیا۔ اور جہاں تک کلیسیا وہ صفات رکھ سکتی ہی اور ان شرائط کو استعمال کر سکتی ہی وہاں تک یہہ الٰہی نشانیاں اس میں نمود ہوویں گی۔ مسیح ہمیں بتلاتا ہی کہ میری کلیسیا خدا کے ساتھ میرے وسیلہ شراکت رکھتی ہی اور اس روحانی شراکت کے سبب سے کلیسیا کے کام اور فیصلے گویا خدا اور مسیح کے کام اور فیصلے ہیں لیکن جب دنیاوی خیال اور غرضوں کی روک ٹوک سے کلیسیا کے ممبر لوگ دل سے مسیح کے نام سے جمع نہیں ہوتے اور اپنے دلوں کو مسیح اور اس کی روح کے حوالہ نہیں کرتے تو یہہ قدرتیں پورے طور سے حاصل نہیں ہو سکتی ہیں اور ان کے فیصلوں میں الٰہی اختیار کم ظاہر ہوتا ہی ۞

اس لئے مناسب نہیں ہی کہ کوئی کلیسیا اپنے اور اپنے حکموں کے واسطے کمالیت اور اپنی بیگناہی کا دعویٰ کرے کیونکہ ہر ایک کلیسیا کو چاہئے کہ وہ حلیمی کے ساتھ اپنی کمزوری مان لیوے۔ علاوہ اس کے ہم اس بات کو نہ بھولیں کہ کمزوری اور ایمان میں بڑا فرق ہی اور اگر کلیسیا اپنی کمزوری سے قایل ہو کے خیال کرتی ہی کہ یہہ فضل اور قدرت جنہیں مسیح دینے کا وعدہ دیتا ہی ہمارے لئے نہیں اور ہم ان کے حاصل کرنیکی آرزو اور خواہش نہیں رکھیں گے تب کلیسیا کے ایمان میں نقصان بہت ہو جاتا ہی۔ جن کے ہاتھ کلیسیا کا انتظام روزینہ ہی ان کا پورا فرض ہی جب باہم صلاح لیتے کہ وہ مسیح کے نام سے ایک دل اور ایمان سے اپنا کام کریں کہ جو کچھ وہ زمین پر باندھتے ہیں آسمان پر باندھا جائیگا۔ ہر ایک کلیسیا کو چاہئے کہ وہ مسیح کے وعدوں پر ایسی اطمینان رکھے کہ سب دعائیں اور ہر ایک مذہبی دستور اور رسوم اور تمام عبادت یقیناً الٰہی تاثیر اور قدرت کے ساتھ کیجاوے اور ہم یہہ بھی نہ بھولیں کہ گناہ کی معافی کی بابت کلیسیا ہی ایک بھاری حق رکھتی ہی "جن کے گناہوں کو تم بخشو ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جنہیں تم نہ بخشو گے نہ بخشے جائیں گے" (یوحنا ۲۰: ۲۳) البتہ ہم اس کلام الٰہی سے نہ یہ سمجھیں کہ گویا خدا کلیسیا کی غلطیوں کو بھی قبول کریگا۔ کلیسیا کو کسی معاملہ میں اختیار ہی کہ وہ بتاوے کہ کلیسیا کی معافی خدا کی معافی ظاہر کرتی ہی اور خدا کی معافی کی مہر بھی ہی۔ چنانچہ اس معافی کے اظہار میں بہت قدر اور قدرت ہی۔ ہم جانتے ہیں کہ آدمی کے دل کا بوجھ اپنے بھائیوں کی معافی سے ہلکا ہو جاتا ہی۔ اگر وہ گناہ میں ڈوب گیا اور پیچھے اسے توبہ کر کے مان لیتا ہی اور جب کلیسیا اس کو سمجھ کے بحال اور شریک کر دیتی ہی تب اس کو خاطر جمعی اور خدا کی سلامتی حاصل کرنے میں بہت مدد ملتی ہی۔ اس کے علاوہ اگر وہ جانتا ہی کہ سچ مچ ہمارے بھائی خدا کے بندے ہیں جن میں روح قدس رہتی ہی ان کی معافی کے ذریعہ سے وہ یقین کرتا ہی کہ خدا نے بھی میرے گناہ کو معاف کر دیا۔ لازم ہی کہ کلیسیا اس معافی اور سلامتی کی نعمت سے جو اس کو مسیح سے ملی غافل نہ رہے اور یہہ بھی فراموش نہ کرے کہ "نہ بخشنے" کی قدرت استعمال کرنے کے لئے اسکو بھی دی گئی ۞

یہہ کلیسیا کا فرض ہی کہ جب کوئی بھائی گناہ کے قابو میں رہتا وہ اسپر گواہی دے کے اس کو کلیسیا کی شراکت سے خارج کرے اور جب تک وہ نہ مانے اس کو غیر قوم والے کی مانند بے دین سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ تقصیر وار بھائی مسیحی کہلانے کے لایق نہیں ہی (متی ۱۸: ۱۷) لیکن یاد رہے کہ سب تنبیہہ اس غرض سے دی جاوے کہ اس کا گناہ اس پر ثابت ہووے اور وہ توبہ کی طرف رجوع لاوے۔ پر مسیح نے اپنی تعلیم میں کلیسیا کے خدمتگذاروں کی بابت کوئی صاف ہدایت نہیں دی۔ عقل اس بات کو قبول کریگی کہ کلیسیا کو اور جماعتوں کے موافق انتظام کرنے والوں کی ضرورت ہی اور یہہ بھی مناسب ہی کہ کلیسیا کوشش کرے کہ ہر ایک ممبر اپنی نعمت اور قابلیت کے موافق کلیسیا کے کام میں مدد دیوے۔ تو بھی مسیح نے جب وہ دنیا میں تھا کلیسیا کے انتظام کی بابت کچھ ہدایت نہ چھوڑی جیسے کہ عہد عتیق میں اسرائیل کے بارہ بیٹے بنی اسرائیل کے بنیادی پتھر کہلائے جاتے تھے۔ اسی طرح مسیح کے لئے بارہ رسول مسیحی پاسبانوں کے نہیں بلکہ ساری مسیحی کلیسیاؤں کے بنیادی پتھر تھے اور جسقدر

ایس پی جی مشن دہلی کی مختصر تواریخ

اور

خدا کی قدرت کا ظہور

ناظرین اب ۱۸۹۹ء ختم ہوا اور ۱۹۰۰ء کا شروع ہے آؤ ہم بھی نئے طور پر اپنی زندگی بسر کریں۔ اور ان انیس صدیوں کے آخری سال میں حضرت داؤد کے مندرجہ الہامی کلام پر غور کر کے خدا کی بے حد قدرت اور اُس کی سچی برکتوں کے ظہور پر اس کے شکرگذار ہوویں یعنے "قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں۔ زمین کے بادشاہ سامنا کرتے اور سردار آپس میں خداوند کے اور اس کے مسیح کے مخالف منصوبہ باندھتے ہیں۔ . . . . وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اُڑا دیگا"۔ (زبور ۲: ۱-۴)

"خداوند قوموں کی مشورتوں کو ناچیز کرتا اور لوگوں کے منصوبوں کو باطل کر دیتا ہے۔ خداوند کی مشورت ابد تک ثابت رہیگی۔ اس کے دل کے منصوبے پشت در پشت جاری ہونگے"۔ (زبور ۳۳: ۱۰و۱۱)

اب کون منصف مزاج اس الہامی کلام کی صداقت کے دیکھنے اور سمجھنے سے اپنی آنکھیں بند کر کے اس کے راست ہونے میں ذرا بھی شک کر سکتا ہے۔ جو مسیحی مذہب کے روایل سے بخوبی ظاہر و آشکارا ہے کہ جس کا کافی ثبوت ہم "رسولوں کے اعمال کی کتاب" اور "تواریخ کلیسیا" میں بخوبی دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں سے اس الہی مذہب کی بشارت شروع سے سنائی گئی۔ ظاہر ہے کہ وہ کسقدر کم قدر اور کم درجہ صرف چند اشخاص تھے (یعنے حواریان مسیح) مگر جب ان کے کام و کلام میں خدا کی قدرت سے وہ تاثیر ظاہر ہوئی۔ کہ ان کے کلام سے ادنیٰ و اعلیٰ ہر درجہ کے مخالف لوگوں کے دل ہل گئے۔ اور ہزارہا لوگ ان کے ایمان کے شریک ہو گئے۔ تو یک لخت تو میں گویا ہیں ریاستیں و حکومتیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی سلطنتیں بھی ان کے ہم ایمانوں کے خلاف ہو گئیں کہ جنہوں نے اس الہی مذہب کی بیخ و بنیاد کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ کہ ہزاروں کو سخت عقوبتوں سے ہلاک کیا۔ یعنے بعضوں کو پتھراؤ کیا بعضوں کو تہ تیغ کیا۔ بعضوں کو تیروں سے چھیدا۔ بعضوں کو شکنجہ میں کچلا اور بعضوں کو آگ میں جلایا وغیرہ وغیرہ۔ مگر پھر بھی اس ظلم رسانی کے ساتھ الہی قدرت نے کسی قدر اپنا ظہور بھی ظاہر کیا۔ جس کا نتیجہ آج ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں کہ تمام روئے زمین پر مسیحی مذہب کا پھریرہ کس طرح لہرا رہا ہے کہ کروڑہا اشخاص اس میں شامل ہیں جن میں اعلیٰ درجہ اہل علم۔ اہل عقل۔ اہل دول اور اعلیٰ درجہ حکومتیں اور سلطنتیں شامل ہیں اور تمام دنیا کے غیر مذاہب میں غور و فکر کی ایک ہل چل مچ رہی ہے۔ پس یہہ سب جو ہماری نظروں میں عجیب ہے نہ کسی انسان کے زور یا اس کی طاقت سے بلکہ اسی غیبی تاثیر سے ہے جس نے فرمایا کہ "میں زمانہ کے آخر ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں" بلاشک وہ ہر وقت اپنے لوگوں کے ساتھ ہو کر اپنے کام و کلام میں خود برکت بخشتا ہے جس کا سامنا کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ دہلی چرچ آف انگلنڈ ایس۔ پی۔ جی۔ کی تواریخ میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ اس مشن پر مخالفوں کی ظالمانہ دست درازی کے بعد خدا کی قدرت کا کس طرح ظہور ظاہر ہوا جو فی الواقع مخالفان مسیحی مذہب کیلئے مقام غور ہے مگر ہم مسیحیوں کے لئے نہایت خوشی اور شکرگذاری کا باعث ہے یعنے جب اس مشن کو شہر دہلی میں قایم ہوئے صرف پانچ سال کا عرصہ گذرتا تھا۔ اور تین سال سے یورپین کارگذار بھی انگلستان سے شہر مذکور میں آ گئے تھے۔ مگر ان کے دہلی پہنچنے کے کچھ عرصہ پیشتر مولوی رحمت الله نے ایک مخالف کتاب دہلی میں چھپوائی تھی۔ اور اس باعث انجیل کے کام میں کچھ مخالفت شروع ہو گئی تھی۔ مگر تاہم تھوڑے ہی عرصہ میں خدا کی برکتوں اور کارگذاروں کی محنت و کوششوں سے مشن مذکور کا کام سرسبزی پر آ گیا تھا۔ شہر میں مشن اسکول جاری اور انجیل کا کام شروع ہو گیا تھا۔ دہلی کے دو لایق شخص[*] بپتسمہ پاکر مسیحی جماعت میں شریک ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شاخ مشن شہر روڑکی میں بھی کھولی گئی تھی ⁂

فٹ نوٹ۔ یہہ دونوں صاحبان اعلیٰ خاندان قوم ہنود دہلی سے تھے جنمیں ایک ڈاکٹر چمن لعل صاحب اور دوسرے ماسٹر رام چندر صاحب ہیڈ ماسٹر سرکاری سکول دہلی جو بعد تحقیقات دین ہنود اور مذہب مسیحی واقعہ ۱۱ جولائی ۱۸۵۲ء کو جناب پادری جیننگ صاحب بانی مشن دہلی کے ہاتھ سے بپتسمہ پاکر شریک مسیحی جماعت ہو گئے تھے۔

ماسٹر رامچندر صاحب کو ایک انگریزی کتاب کی تصنیف کے صلہ میں خطاب "ماسٹر" کا کیمبرج یونیورسٹی کیطرف سے عطا کیا گیا تھا مگر یہ بندرا و پانے پنشن کے ماسٹر صاحب موصوف مہاراجہ پٹیالہ کی ریاست میں چند سال ڈائرکٹر مدارس کے عہدہ پر مامور رہکر واپس دہلی ہوئے۔ اور وہاں آکر انہوں نے مندرجہ ذیل کتابیں مسیحی و محمدیوں کے فایدہ کیواسطے تصنیف فرمائیں یعنے ۱۔ تحریف قرآن ۲۔ اعجاز قرآن اور ۳۔ مسیح الدجال اور تادم مرگ مشن کے ایک خیرخواہ ممبر بنے رہے اور اپنے مضبوط ایمان کے ساتھ ۵۰ سال کی عمر میں واقعہ ۱۱ اگست [illegible]ء کو اس جہان فانی سے رحلت کی ⁂

اہل فارس اور اہل ہنود کی موافقت اور ناموافقت

کا بقیہ

دونوں تصانیف کے مطابق وہ درخت رنگ میں سنہرا پینے میں منشی۔ صحت بخش۔ اور مقوی۔ اور ابدی حیات بخش ہے۔ دونوں تصنیفات کے مطابق اس کو خاص طور پر تیار کرنا پڑتا ہے اور منتر سے پاک کر کے پینا پڑتا ہے۔ دونو قوموں میں جسم کی پاکیزگی کے لئے گو موتر یعنے گائے کا موت پیا جاتا ہے ؛

سوال ۳۔ اہل فارس اور اہل ہنود میں جس طرح بہت باتوں میں موافقت نظر آتی ہے اسی طرح بعض باتوں میں ناموافقت پائی جاتی ہے یا نہیں ؟

جواب۔ ہاں۔ ۱۔ معبودوں کی توہین۔ مثلاً رگوید میں جس طرح لفظ اسُر۔ اندر۔ درون وغیرہ معبودوں کی تعظیم کے واسطے استعمال ہوا ہے اسی طرح لفظ اسُر اندر۔ درون وغیرہ کے دشمنوں کی توہین کے واسطے بھی ہوا ہے۔ یعنے اسُر لفظ کو دو نقیض معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے دیکھکر وید کے مفسر بڑی گھبراہٹ میں پڑ گئے۔ پھر ژند اوستہ میں دایو یا دیو لفظ ایک موقعہ پر تعظیم کے واسطے استعمال ہو رہا ہے۔ دوسرے موقعہ پر توہین کے لئے۔ اہل ہنود دیو کو پوجتے اور اسُر کی توہین کرتے۔ اہل فارس اہُر پوجتے اور دیو کی توہین کرتے ہیں۔ کسی زمانہ میں دونوں قومیں دیو اور اہُر دونوں کی پرستش کرتی تھیں۔ اسُر کی پرستش ہم نے پیشتر وید سے ثابت کی ہے۔ اہل فارس دیو کی پرستش کرتے تھے اس امر کا ثبوت ہم اوستہ سے دے سکتے ہیں مثلاً۔ میں دیووں کی پرستش کو چھوڑ کر اہُرمزد کی پرستش اختیار کرتا ہوں۔ میں دیوں کا دشمن ہوں اہُروں کا تابعدار اور امیشپنت کے پرستار اور عابد ہوتا ہوں ؛

۲۔ اہل ہنود سوما کی قربانی کرتے تھے۔ قدیم فارسی بھی ہوما چڑھاتے تھے۔ لیکن پچھلے زمانہ کے فارسی سوم رس کی بڑی توہین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ؛

۳۔ معزز اشخاص کی توہین اوستہ والوں نے ویدک کی اور اونچ نام عالموں کی توہین کی ہے۔ ویدک رشیوں نے چند اوشتک معظم اشخاص کو گالیاں دی ہیں۔ ان کے لقب اوستہ میں منوا۔ سنسکرت میں منہوا۔ اوستہ میں خاص خاص بہادر اور سلطانوں کو قوایا قو لقب دیا گیا۔ مثلاً قوا وشتسوپ۔ قوا ہشرو۔ قوا اگش وید میں ان لوگوں کے حامیوں کو قوا اشخا یعنے قواؤں کے دوست کہا گیا ہے۔ ویدگ رشیوں نے منہوا۔ اور قوا اشخاؤں کو اندر کا دشمن اور اندر کو ان کے ہلاک کرنے والا قرار دیا ہے ؛

سوال ۴۔ مذکورہ بالا ناموافقت سے کیا ثبوت ہوتا ہے ؟

جواب۔ یہہ کہ اہل فارس اور اہل ہنود کے درمیان سخت دشمنی ہوئی تھی۔ پہلے دونوں قومیں اکٹھی ایک ہی قوم تھی بعد ازاں بسبب قومی جھگڑے کے دو فریق اور دو قوموں میں تقسیم ہو گئے۔ بہت لڑائی فساد کے بعد ایک فریق دوسرے فریق سے علیحدہ ہو کر کوہ ہندو کش عبور کر کے ہندوستان میں آ کر مقیم ہوئے ؛

سوال ۵۔ اس قومی فساد کا سبب کیا تھا ؟

جواب۔ ۱۔ اس کے سبب کو دریافت کرنا آسان امر نہیں ہے اہل فارس کی تصنیفات کو پڑھنے سے گمان غالب ہے کہ مذہبی ریفارمیشن اور کاشتکاری کی ترغیب اس جھگڑے کی بنیاد ہے کیونکہ دیوں کی توہین اور کاشتکاری کی ترغیب بہت مقامات میں اکٹھی نظر آتی ہے۔ بلکہ دیوں کو اکثر مقامات میں کاشتکاری کا دشمن قرار دیا ہے۔ مثلاً وندی داد کا تیسرا باب انہیں باتوں سے پُر ہے ؛

۲۔ اہل فارس کے مطابق زرتشت سب سے بڑا ریفارمر تھا۔ زرتشت نے اہُرمزد سے پوچھا کہ اے خالق کس طرح سے مزدیشن مذہب کی ترقی کی جا سکتی ہے۔ اہُرمزد نے جواب دیا کہ اے زرتشت جو کی زراعت ہی اس کی ترقی کا باعث ہے۔ اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اریہ قوم کاشتکاری کے کام میں سُست ہو گئی تھی اور اپنے پڑوس تورانیوں کی طرح گلہ بانی اختیار کی تھی اس لئے زرتشت نے چاہا کہ اریہ قوم اپنا قدیم پیشہ کاشتکاری کو اختیار کریں اور اپنے قدیم اریہ نام کو نہ کھوئیں ؛

۳۔ ریفارمیشن زرتشت کا ایک اور مضمون شراب خوری معلوم ہوتا ہے۔ رگوید اور اوستہ دونوں تصنیفات میں سوما یا ہوما کی بڑی تعریف نظر آتی ہے۔ ہمارے اریہ اجداد اپنے معبودوں کو سوما چڑھاتے تھے اور خود بھی ذوق سے نوش فرماتے تھے۔ وہ منشی کیا ہوا۔ (fermented) سوما استعمال کرتے تھے۔ زرتشت کی تعلیم میں اس منشی سوما کی بڑی توہین نظر آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ان کے اور ان کے حامیوں کی تعلیم سے ایک فریق ان کا پیرو ہو کر منشی ہوما کو چھوڑ کر غیر منشی (unfermented) ہوما کو استعمال کرنے لگے ؛

۴۔ لیکن دوسرا فریق نہ تو کاشتکاری کو اختیار کرنے کو اور نہ منشی سوم رس کو ترک کرنے میں راضی تھے۔ وہ گڈریہ کے پیشے اور گوشت خواری اور منشی سوم

واقعات اور رائیں

ہمارے ناظرین اس امر سے آگاہ ہیں کہ ہرسال نیشنل کانگرس کے بعد اس مقام میں کہ جہاں نیشنل کانگرس کے جلسے ہوا کرتے ہیں سوشیل کانفرنس کے جلسے بھی ہوا کرتے ہیں۔ ہرسال سوشیل اصلاح کے حامی اکٹھے ہوکر سوشیل برائیوں کے برخلاف چند رزولیوشن پاس کردیتے ہیں۔ ان رزولیوشنوں کے پاس کرتے وقت ان کی تائید میں بڑی فصاحت کے ساتھ دھواں دھار تقریریں بھی کی جاتی ہیں جن سے حاضرین کے دل ہل جاتے ہیں۔ مگر یہہ سارا اثر عارضی ہوتا ہی۔ سوشیل اصلاح کے کئی حامی اب قایل ہوتے جاتے ہیں کہ محض رزولیوشنوں کے پاس کردینے سے کچھ فایدہ نہیں ہوگا۔ باوجودیکہ کئی سال سے برابر ہرسال یہہ کانفرنس ہوتی رہتی اور رزولیوشن بھی پاس کئے جاتے ہیں مگر ہندوستان کی سوشیل حالت میں عملی طور پر بہت کم ترقی نظر آتی ہی۔ ہماری راے میں اس قسم کی کانفرنسیں بے فایدہ ہیں جب تک کہ لوگوں کے دلوں میں برائی سے نفرت اور سچائی پاکیزگی اور انصاف کا پیار پیدا نہ ہوجاوے اور بغیر دل کی تبدیلی کے یہہ نہیں ہوسکتا وہ محض لیکچروں سے انسان کے دل کو تبدیل نہیں کرسکتے یہہ خدا کی روح کا کام ہی۔ خدا کی روح جب کسی گنہگار کے دل میں کام کرتی ہی تو نہ صرف یہہ کہ وہ اپنے دل کی برائی سے قائل ہوجاتا ہی بلکہ اس کے اندر سچائی پاکیزگی اور انصاف کیلئے محبت بھی پیدا ہوجاتی ہی۔

یہہ روح خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے اور اس کفارے کے باعث گناہ کی معافی حاصل کرنے سے ملتی ہی۔ اس واسطے ہم سوشیل اصلاح کے حامیوں سے بہ منت التماس کرتے ہیں کہ جبتک وہ خود مسیح پر ایمان لاکر حیات ابدی کو حاصل نہ کریں اس ملک کی سوشیل اصلاح نہیں ہوسکیگی ❊

عیسائی اژدہا سے ڈرنا چاہئے

یہہ عنوان دیکر آریا گزٹ لاہور لکھتا ہی کہ ”عیسائی اژدہا کے ہاضمہ کی طاقت بہت بڑھ کر ہی پچھلے قحط میں اس نے سینکڑوں اور ہزاروں ہندوؤں کو ہضم کرکے ڈکار تک نہ لیا اس موجودہ قحط میں بھی بےشمار آدمی اس کے گلے میں داخل ہورہے ہیں۔ ہم لوگ اس طرف کچھ بھی دھیان نہیں دیتے۔ پچھلے کرسچن ہیرلڈ میں جب ہم ایک عالیشان محل کی تصویر دیکھتے ہیں جو کہ بقول اخبار مذکور کسی وقت بہت شان و شوکت کی جگہہ تھی اب مہاراجہ نرسنگھہ پور کی خاص مرضی سے عیسائی سکول بنادیا گیا ہی“ تو ہم اس اژدہا کے کام کا تھوڑے اندازہ لگا سکتے۔ کیا خوبصورت محل ہی اور اس کے در و دیوار ممالک متوسط کے کالے رنگ کے یتیم کس خوش اسلوبی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آریہ گن یہہ سب بچے کسی وقت ہماری جاتی میں تھے۔ کیا آپنے یہہ محسوس کیا ہی کہ اب یہہ ہمارے نہیں یہہ عیسائی ہیں لیکن یہہ تو صرف ایک ہی مثال ہی“ ❊

ہم کو آریہ گزٹ کا یہہ مندرجہ بالا نوٹ پڑھکر یہہ مصرعہ یاد آیا ؎

برعکس نہے نہند نام زنگی کافور

وہ جوان کے بچوں کو قحط کی خوفناک موت سے بچائی دیتے وہ جوان قحط زدہ کی نہ صرف جسمانی زندگی کی پرورش کا ذمہ لیتے بلکہ ان کی اخلاقی حالت کو بھی درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں اژدہا کا لقب پاتے ہیں۔ شاباش ”بریں عقل و دانش بباید گریست“۔ ہمارے ہمعصر آریہ گزٹ کو ان قحط زدہ بچوں کی اخلاقی زندگی کی تو مطلق پرواہ معلوم نہیں ہوئی پرواہ صرف اس امر کی ہی کہ اب وہ ہماری جاتی میں نہیں رہے۔ آہ! جس ملک میں نہ صرف جاہلوں بلکہ تعلیم یافتوں کا یہہ خیال ہو کہ کچھ پرواہ نہیں کہ ایک شخص اخلاقی طور پر کیسی ہی بری زندگی بسر کرتا رہے مگر وہ ہماری جاتی سے باہر جاکر عیسائی ہوکر نیک اور پاک زندگی بسر کرنے سے اژدہا کا لقمہ ہوجاتا ہی تو اس ملک کی خوفناک حالت کا کیوں اندازہ ہوسکتا ہی وکاشکہ اس ملک کے لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ دیکھیں کہ خدا نے کسی کو اُتم و نیچ جاتی میں پیدا نہیں کیا بلکہ اُتم وہی ہی جو نیکی اور پاکیزگی کی زندگی بسر کرتا اور بالحاظ قومیت اور ملک کے اپنے ہموطنوں کی بھلائی میں زندگی کاٹتا ہی مگر نیچ وہی ہی جو خدا کی پاک مرضی کے برخلاف خودغرضی اور شرارت کی زندگی بسر کررہا ہی۔

ہم اپنے ہمعصر کو یاد دلاتے ہیں کہ مسیحی یتیم بچوں کو کسی ذاتی نفع یا خودغرضی کی نیت سے نہیں سنبھالتے بلکہ یہہ جانکر کہ وہ انسان ہیں اور ان میں انسانی روح ہی ہمارا فرض ہی کہ ان کی مدد کریں اور اگر ہوسکے تو نہ صرف ان کے جسموں کے لئے بلکہ ان کی روحوں کے لئے بھی خوراک مہیا کریں کہ نیکی اور پاکیزگی کی زندگی جس کا منبع خداوند مسیح ہی حاصل کرکے اس ملک کی بھلائی کے لئے اپنی زندگی بسر کرسکیں ❊

❊

رسید زر

پادری ایم۔ جی۔ گولڈسمتھ۔ حیدر آباد بابت دو کاپی	[illegible]
مسٹر پی۔ ناصر علی صاحب۔ بابت دو سال	صہ
مسٹر ڈبلیو۔ ٹی۔ سپیک صاحب بلس	[illegible]
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	ے
ڈاکٹر ایم۔ بی۔ کارلیٹن صاحب سباتو۔ بابت اشتہار	عہ
مس کے۔ ایم ٹلنج صاحبہ۔ الہ آباد	[illegible]
پادری جی۔ ڈبلیو۔ سکاٹ صاحب رڑکی	[illegible]
مسٹر آگیا مسیح صاحب	[illegible]
بیگم صاحبہ بانو صاحب۔ لودیانہ	[illegible]
مس اے۔ بی۔ ڈین صاحبہ۔ شکارپور	[illegible]
ڈاکٹر مسیح بیٹر شیل صاحب جلالپور جٹاں۔ بابت سنڈے سکول	[illegible]
پادری طالب مسیح صاحب۔ ملتان	[illegible]
مسٹر جمیل الدین و گورانداتہ۔ شکر گڑھ۔ نصف نصف	ے
مسٹر این۔ سالومن صاحب	[illegible]
پادری درگا پرشاد صاحب۔ انبالہ چھاونی	صہ
مس ای۔ ایم فلش صاحبہ۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	[illegible]
پادری ای۔ گریوز صاحب بنارس	[illegible]
ڈاکٹر ٹی۔ ایل پنیل صاحب۔ بابت اشتہار	[illegible]
مسز ای۔ بریڈک صاحبہ انبالہ چھاونی۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	[illegible]

نوٹ۔ واضح رہے کہ جو صاحب روپیہ ارسال کرتے ہیں وہ اپنا پورا نام و پتہ و مطلب منی آرڈر فارم پر تحریر کیا کریں تاکہ ان کو دوسرا کارڈ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ ورنہ ایک کارڈ پر اپنا پورا پتہ اور نام اور مطلب لکھدیا کریں ؎

راقم

منیجر نور افشاں
لودیانہ

نوٹس

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ تخفیف قیمت اخبار نور افشاں کا اشتہار صرف سنہ ۱۸۹۹ء کے لئے تھا۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں کسی کو قیمت تخفیف نہیں ہوگی۔ اور جن صاحبوں نے صرف درخواست کرکے اخبار منگوالیا ہے لیکن سنہ ۹۹ء میں قیمت نہیں بھیجی اُن کو بھی پوری قیمت دینی ہوگی۔ کیونکہ شرط پیشگی قیمت ارسال کرنے کی تھی۔ اور اب ہم مجبوراً اُنکے نام اخبار بند کردیتے ہیں ؎

المشتہر

منیجر نور افشاں

ضرورت

۱ ۲

سکاچ مشن گجرات کے لئے دو بائبل وومن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت عشہ روپیہ سے عشہ تک دی جائیگی۔ بیوہ کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں ؎

المشتہر

مس۔ ایچ۔ سی۔ ہیکنمن صاحبہ لیڈی مشنری
گجرات۔ پنجاب

روسی بدنیتی۔ جنگ ٹرنسوال کے موقعہ پر روس کی بدنیتی کا بھی حال کھل گیا اور ولایت کے اعلیٰ اہل الرائے کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور روس کی سخت کم ظرفی ظاہر ہوگئی۔ روسی اخبار تو بکواس لگایا ہی کرتے تھے لیکن یہاں تو خود روسی گورنمنٹ کی شرارت اور بدنیتی ثابت ہے یہہ باتیں فورٹ نائٹلی ریویو میں کسی نے ڈپلومیٹکس کے نام سے لکھی ہیں اس نے ظاہر کیا ہے کہ بوئروں کی لڑائی میں روسی وزیر خارجہ نے بوئروں کی ہمدردی کی نسبت یورپین طاقتوں کا عندیہ معلوم کرنا چاہا۔ یہہ بڑی بھاری نالایقی یا بے احتیاطی تھی جو سرزد ہوئی۔ سب سے پہلے سپین کو ٹٹولا گیا اور سائنر سلویلہ وزیر خارجہ سپین نے نہایت معقول جواب دیا کہ جو کچھ دیگر طاقتوں کو منظور ہوگا وہ ہم کو بھی منظور ہوگا۔ اس نے کہا کارروائی کافی و مضبوط ہونی چاہئے تاکہ ڈچ کی جمہوریں اس طرح قایم رہیں کہ یوروپین امن میں خلل نہ آنے پائے۔ اسکے بعد فرنچ گورنمنٹ کے پاس پہنچے یہاں اسکو ستکر بھوچک سے رہ گئے کہ خواب و خیال سے باہر تھا لیکن کہتے ہیں کہ نتیجہ یہہ ہوا کہ روس کی تجویز منظور نہ کی گئی۔ وسط ایشیا میں بھی روسی چال سے بدنیتی ٹپکتی ہے۔ روس کہتا ہے کہ چونکہ افغانستان میں خوف پیدا کرنیوالی حالت کی نسبت افواہیں ترقی پر ہیں لہذا روس نے تجربہ کے طور پر ایک فوج طفلس سے باکو و کراسنوودسک (بذریعہ ریلوے) خوشک کو بھیجی ہے اور اس تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ درصورت خوف پیدا ہونیکے ایک آرمی کو عرصہ آٹھ دن میں کوہ قاف سے خوشک تک پہنچ سکتی ہے ؎

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی ہونگی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم ویری صاحب۔ ڈی ڈی۔ منیجر و اڈیٹر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؎